تھے ۔ افریقہ کی مہدی سوڈانی کی مشہور تحریک فولانی تحریک کے بعد شروع ہوئی۔ انہوں نے فولانی تحریک کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے فولانی نظم ونسق اور نظام مالیات پر روشنی ڈالی۔ اور یہ واضح کیا کہ اس تحریک کا نتیجہ ہے کہ شمالی نائیجیریا کے تمام امور سلطنت، قانون وغیرہ پر اسلام کی تعلیمات کا گہرا نقش رہا ہے یہاں تک کہ انگریزوں کی حکومت کے زمانے میں بھی انگریزی قانون کی جگہ شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہوتا رہا ہے۔ انہوں نے فولانی رہنماؤں کی کتب پیش کرتے ہوئے سر احمد دبیلو اور نائیجیریا کے عوام کی طرف سے مرکزی ادارہ اور پاکستان کے لئے خیرسگالی کے جذبات کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ ان کتب سے ادارہ کے رفقا اور پاکستانی مسلمان فولانی تحریک سے بخوبی واقف ہوسکیں گے۔

آغاز میں ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب نے مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی سے تعارف کراتے ہوئے اس کے اغراض ومقاصد بیان کئے اور اسلامی دنیا کے اس قسم کے اداروں اور اس ادارے کے مابین روابط کی خواہش کا اظہار کیا۔ نائیجیریا کی طرف سے تعاون کے اس جذبے پر مسرت اور اس کے تسلسل کی امید ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نائیجیریا کے متعلق لوگوں کو بہت کم معلومات ہیں۔ خصوصاً نائیجیریا کی فولانی تحریک سے بہت کم لوگ واقف ہیں انہوں نے کہا کہ استعماری دور میں ہمارے قانون کو لادینی بنادیا گیا تھا۔ یہ ادارہ اسی مقصد کے تحت قائم ہوا ہے کہ غلامی کے دور کے ان آثار کو ختم کردیا جائے۔ اسلام کی دورجدید کے تقاضوں کے تحت تعبیر کی جائے۔ فولانی تحریک کی وجہ سے نائیجیریا میں اسلامی قانون رائج رہا۔ چنانچہ کئی وجوہات کی بنا پر اس تحریک کے خدوخال اور طریق کار کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان کتابوں کی آمد سے پاکستان اور نائیجیریا کے مابین علمی اور ثقافتی روابط زیادہ مضبوط ہوں گے۔

• ۹ مئی ۱۹۶۴ء

ایشیائی افریقی اسلامی کانفرنس کی نیشنل کمیٹی کے اراکین جناب ہرسانو چوکرد امیتو اور جناب سفیان سراج کانفرنس کے لائحہ عمل اور اس کے اغراض ومقاصد سے تعارف کرانے کے لئے مرکزی ادارہ میں تشریف لائے۔ جناب ہرسانو انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کے رکن ہیں اور اس کانفرنس کی نیشنل کمیٹی کے شعبۂ اطلاعات کے سربراہ۔ جناب سراج نیشنل کمیٹی کے ڈپٹی سکریٹری ہیں۔

یہ کانفرنس ۶ جون کو ہورہی ہے جس میں آئندہ دسمبر میں بڑے پیمانے پر ہونے والی کانفرنس کی تشکیل اور انتظامات کے بارے میں بحث کی جائے گی۔ اراکین نے بتلایا کہ افریقی ایشیائی اسلامی ممالک اس

تجویز کا خیر مقدم کر رہے ہیں، اور اب تک گیارہ ممالک نے اپنے نمائندے بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کانفرنس میں افریقی اور ایشیائی اسلامی ممالک کے مذہبی، سیاسی اور اقتصادی مسائل زیر بحث آئیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس کے پیش نظر پانچ بنیادی نکات ہیں جن میں مغربی استعماریت کے "نئے رنگ" کے خلاف متحدہ محاذ کا قیام، رکن ممالک کے مابین تعلیم، ادب اور ثقافت کے شعبوں میں باہمی تعاون، مختلف ممالک میں مسلم اقلیت کا مسئلہ اور دیگر امور شامل ہیں۔

"مختصر الفاظ میں" وفد کے سربراہ نے کہا "ہم اسلامی اصولوں پر دست تعاون دراز کر رہے ہیں"۔

● ۱۴ مئی ۱۹۶۴ء

"پاکستان اور چین کے حالیہ تعلقات اور معاہدات دونوں ملکوں کی معاشی اور ثقافتی ترقی کے سلسلہ میں بے حد اہمیت رکھتے ہیں" چینی حاجیوں کے امیر جناب الحاج محمد علی چانگ نے ادارے کے رفقا سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

الحاج محمد علی چانگ اسلامی ایسوسی ایشن، چائنا اور چینی پاکستان ایسوسی ایشن، ہر دو کے وائس چیئرمین ہیں۔ وہ حج سے واپسی پر وفد کے ہمراہ ادارے میں تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا کہ مکہ جاتے ہوئے اور وہاں سے واپسی پر پاکستان کے مسلمانوں اور خصوصاً مرکزی ادارہ نے جس گرمجوشی سے خیر مقدم کیا ہے وہ خصوصی یادگار ہے۔ انہوں نے پاکستان اور چین کے بڑھتے ہوئے تعلقات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس طرح دونوں ملک اور قریب آجائیں گے۔

چینی ترجمان نے امیر وفد کی تقریر کا ترجمہ اردو میں کیا۔

آغاز میں ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب نے وفد کا استقبال کرتے ہوئے چینی قوم کی تخلیقی قوتوں کی تعریف کی اور امید ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کے تعاون سے اسلامی نظریات اور قانون کی اشاعت میں بھی ترقی ہوگی اور چینی مسلمانوں کی تعمیری قوتیں ان کی ترویج میں یکساں طور پر حصہ لیں گی۔ انہوں نے پی۔ آئی۔ اے کی حالیہ "پرواز پیکنگ" کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ پرواز دونوں ممالک کے ثقافتی اور برادرانہ روابط کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

● ۲۸ مئی ۱۹۶۴ء

پاکستان کے ممتاز عالم دین، مولانا محمد یوسف بنوری نے مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کے رفقا سے

خطاب کیا۔ آپ نے ادارہ کے اغراض و مقاصد کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ادارہ کا اولین مقصد اسلامی نظریات کے بنیادی اصولوں کی حفاظت ہے۔ انہوں نے تفصیل میں جاتے ہوئے کہا کہ ادارہ کے تحقیقی کام کے دو پہلو ہوں گے۔ علم کلام جدید کی نشو و نما۔ اور فقہ اسلامی کی تدوینِ نو۔

آپ نے فرمایا کہ علوم جدیدہ اسلامی اصولوں سے ہرگز متصادم نہیں بلکہ اس کے برعکس وہ ان کی مزید تائید کرتے ہیں۔ انہوں نے مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے بیان کردہ ایک نکتۂ لطیف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انبیا کے معجزات دراصل اس بات کا اظہار تھا کہ انسان ایسے ناممکنات کو بھی اپنے علوم کی مدد سے کبھی ممکنات کی حدود میں لے آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی تحقیقی ادارہ پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ ایسے نکات کی مکمل وضاحت کرے جہاں پر جدید علوم و فنون اور اسلامی اصولوں کا تعاون فراہم ہو سکے۔

انہوں نے دور جدید کے پیدا کردہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نئے حالات نے ملک میں سماجی اور اقتصادی مسائل پیدا کر دئے ہیں۔ مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی ان بنیادی اسلامی اصولوں کی جدید تعبیر کر کے ملک و ملت کی عظیم خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔ لیکن ان تعبیرات میں بنیادی مفاہیم کی مخالفت ہرگز نہ ہو۔

انہوں نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اور علما کے درمیان خلیج حائل ہے۔ انہوں نے بتاکید فرمایا کہ اس خلیج کو پر کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی اور قدیم طرز کے دینی مدارس کے درمیان روابطِ باہمی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ ایک دوسرے کے نہ ملنے سے خواہ مخواہ کی غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے اس تقریب پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ الحمد للہ میری اس ادارے سے نیک اُمیدیں وابستہ ہیں۔ انہوں نے آئندہ تعاون کا وعدہ فرمایا۔

مولانا بنوری حال ہی میں قاہرہ میں مؤتمر عالم اسلامی میں شرکت کر کے واپس آئے ہیں جہاں وہ پاکستان کی نمائندگی کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے اس دورہ کے تاثرات بھی بیان کئے۔

ڈاکٹر فضل الرحمن، ڈائرکٹر ادارہ نے مولانا یوسف بنوری کا شکریہ ادا کیا۔